

پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کی متفقہ قرارداد

خارجہ پالیسی میں تبدیلی اور ملک میں امن وامان بحال کرا سکتی ہے؟

بدقسمت ارض وطن کا چہ چہ آگ و خون سے ان دنوں ٹھلسا ہوا اور پڑمردہ ہے۔ بستیوں، وادیاں اور شہر قتل و غارتگری اور بد امنی کے وہ مناظر پیش کر رہے ہیں کہ الامان والحفیظ اس گلشن کی بربادی اور ویرانی میں دشمنوں سے زیادہ اپنے غدار حکمرانوں کا عمل دخل رہا ہے، کیونکہ انہی مفاد پرست عناصر اور ملک و ملت کے مجرموں نے پرائی جنگ کو اپنے جنت نما آنگن میں زبردستی آدھکیلا ہے۔ ۹/۱۱ کے بعد پرویز مشرف نے جب امریکی خواہش اور دھمکی پر خارجہ پالیسی کے بارے میں یوٹرن لیا تو اس وقت پوری قوم اور اس کے ہی خواہوں نے خارجہ پالیسی کے نتیجے میں آنے والے خطرناک نتائج اور مضمرات سے ہر چند انہیں آگاہ کرنے کی مقدور بھر کوششیں کیں لیکن اس غدار ملت، کورچشم اور تنگ وطن پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اگر کچھ اثر ہوا تو وہ ملک و ملت کے حالات و مستقبل پر۔ آج صورتحال یہ ہے کہ پاکستانی بھائی اپنے ہی بھائیوں سے گاؤں گاؤں شہر شہر اور خصوصاً سوات اور قبائلی علاقوں میں دوبدو کی جنگ میں جُھے ہوئے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ پاکستانی فوج نے باجوڑ اور سوات میں ان دو ماہ میں اس قدر خطرناک اور پے درپے بمباری کی ہے کہ اتنی بمباری امریکہ اور بھارت نے بھی پاکستانی علاقوں میں اس سے پہلے نہ کی ہوگی۔ کیا امن یوں بحال کیا جاتا ہے؟ اور حالات، فوجوں اور طاقت کے ذریعے کنٹرول کیا جاسکتا ہے؟ اغیار کی سازشوں اور خصوصاً امریکی جھنک ٹینکس کے منصوبوں کے عین مطابق پاکستان میں کامیاب خانہ جنگی کی بنیاد ڈال دی گئی ہے۔ اب موجودہ حکومت پرویز مشرف سے بھی دو ہاتھ بڑھ کر قبائلی علاقوں میں طالبان کے خلاف لشکر کشی کے سارے انتظامات مکمل کر چکی ہے۔ اب قبائل کے درمیان گھر گھر اور قبیلہ قبیلہ صدیوں تک یہ آگ پھیلتی رہے گی۔ اور بھائی کو بھائی کے خلاف امریکی مفادات کی بھٹی میں جھونکا اور ہانکا جا رہا ہے۔ لیکن اس پالیسی کے جو خوفناک نتائج کچھ عرصہ بعد سامنے آئیں گے تو حکمرانوں کو پھر ایسے بدترین حالات کا سامنا کرنا پڑے گا کہ تاریخ میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ تادم تحریر ان علاقوں سے ظلم و بربریت اور قتل و غارتگری کی خبریں ہر دم آرہی ہیں۔ تدبر و حکمت اور عقل و شعور کا دور دور تک اقتدار کے ایوانوں میں کہیں۔ راج نہیں ملتا۔ افراتفری، نااہلی اور بد انتظامی کی ایسی ایسی مثالیں آئے روز سامنے آرہی ہیں کہ پاکستانی قوم اس پر ششدر ہو کر رہ گئی ہے۔ ع

ناطقہ سر یہ گریباں ہے اسے کیا کہیے

اس نازک صورتحال پر اپنی پالیسی اور مختلف امور کی اطلاع سے یہ مطالبہ سامنے آ رہا تھا

کہ خارجہ پالیسی کا جائزہ لینے اور موجودہ نازک صورتحال پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے اور اس میں مل بیٹھ کر ان تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے اور خارجہ پالیسی پر کھل کر بحث کی جائے کہ آیا یہ پاکستان کے مفاد میں ہے یا اسے تبدیل کیا جائے۔ آخر دو ہفتے قبل پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا گیا، اور جس میں اکثر عوامی نمائندگان نے کھل کر خارجہ پالیسی اور سابقہ حکومت کی غلامانہ اور عاقبت نااندیشانہ پالیسیوں کو کھل کر مسترد کر دیا۔ اور موجودہ حکومت پر پارلیمان کے اکثر ممبران اور سیاسی جماعتوں کا یہ دباؤ سامنے آیا کہ پاکستانی قوم کو مزید اس آگ و بارود کے کھیل سے دور رکھا جائے کیونکہ پاکستان کی سابقہ خارجہ پالیسی نے ملک و ملت کو دبا ہی کیا ہے؟ ملک امن و امان کی بگڑتی صورتحال کے لحاظ سے دنیا کا خطرناک ترین ملک بن گیا ہے اور خانہ جنگی اور خودکش حملوں کے خوف نے سولہ کروڑ عوام کو نیم پاگل بنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ سیاسی عدم استحکام نے بھی پاکستان کی موجودہ انتظامی ڈھانچے کو تباہی کے کنارے پر پہنچا دیا ہے۔ پھر سب سے بڑھ کر معاشی و اقتصادی لحاظ سے پاکستان نادہندہ اور ایک ناکام ریاست بننے کے بالکل قریب پہنچ گیا ہے۔ یہ سب ”ثمرات“ پر دیر مشرف اور موجودہ حکمرانوں کی امریکی نواز خارجہ پالیسیوں کا منہ بولنا ثبوت ہیں۔

پارلیمنٹ کے اس طویل اجلاس کے آخر میں ایک خصوصی کمیٹی بنائی گئی جس میں مختلف سیاسی جماعتوں کے سربراہوں اور وزراء نے اس میں بھرپور شرکت کی۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ بھی اس کمیٹی کے اہم رکن تھے، آپ نے دس اہم ترین نکات کو متفقہ قرارداد میں پیش کیا۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ متفقہ قرارداد میں آپ کے کئی اہم نکات اس قرارداد کا حصہ بن گئے ہیں مثلاً ملک کی خارجہ پالیسی کا از سر نو جائزہ و تبدیلی، سرحدات میں کسی غیر کی مداخلت نہ کرنے کا اعلان، تمام فریقین سے مذاکرات اور فوج کی مرحلہ وار قبائل اور متاثرہ علاقوں سے واپسی اور نام نہاد دونا معلوم خطرناک افراد کے بارہ میں طالبان اور طالبانائزیشن کا لفظ قرارداد میں استعمال نہ کیا جائے اور اسی طرح امریکہ کی خود ساختہ دہشت گردی و انتہا پسندی کی اصطلاحوں سے بھی احتراز کیا جائے۔ الحمد للہ کہ قرارداد میں ایسی اصطلاحات سے اجتناب کیا گیا۔ اس قرارداد کے ذریعے خارجہ پالیسی میں بنیادی تبدیلیاں کرنے کو کہا گیا ہے، اور قبائلی علاقوں سے افواج کی واپسی کی بات بھی انتہائی اہم ہے۔ اگر افواج وہاں سے واپس ہوئیں تو ان شاء اللہ ان علاقوں میں پاشورش کنٹرول کرنے میں بڑی مدد مل سکے گی۔ اس کے علاوہ تحریک طالبان پاکستان سے مذاکرات کا اعلان ایک اہم بریک تھرو ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سب سے اہم نکتہ ہے، اگر طالبان سے دوبارہ مذاکرات خلوص نیت سے شروع کئے گئے تو کوئی وجہ نہیں کہ امن کی وہ فاختہ جواب عنقا کی شکل اختیار کر گئی ہے اسے دوبارہ شاہخ امید اور فردا مستقبل کے دوش پر دیکھا جاسکتا ہے۔ خدا کرے کہ سولہ کروڑ کی نمائندہ پارلیمنٹ کی یہ آواز حکمرانوں کے دلوں اور دماغوں تک پہنچ سکے۔ اگرچہ امریکی حکام دوران اجلاس اسلام آباد میں براجمان رہے اور حکمرانوں کی گردن پر پاؤں رکھ کر انہیں اس متفقہ قرارداد سے باز رکھنے کی کوششیں کرتے رہے۔ لیکن الحمد للہ کچھ نہ کچھ تو اس قرارداد میں سامنے آئی گیا۔ اگرچہ آنا تو بہت کچھ چاہیے تھا لیکن اسے نہ آنے دیا گیا کیونکہ مادیات کے پتلون، متاع ایمان کا مال سے خالی اور مفادات کے